14021

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام کہ آجکل ہمارے نیکلیشری میں ایک اہل تشیع ایک ویڈیو کے ذریعے لوگوں کو تشویش میں مبتلا
کر رہا ہے ویڈیو کا خلاصہ و مقصد یہ تھا کہ روزہ کے افطار کا اصل وقت مغرب کی نماز کے بعد ہے مغرب کی اذان پر افطاری کرنے سے
روزہ نہیں ہوتا، اور اس پر حوالہ دیتے ہوئے مسلم شریف کی کوئی حدیث بھی ذکر کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول روزہ افطار کرنے کا
مغرب کی نماز کے بعد تھا آپ حضرات سے التجا ہے کہ اس مسئلے کی دلائل کے ساتھ وضاحت فرمائیں کہ روزہ افطار کرنے کا اصل
وقت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول کیا تھا؟ اور مسلم شریف کی جو حدیث ہے اس کا کیا مقام ہے؟

دوسرا مسئلہ یہ پوچھنا تھا کہ مجھ سے دوپہر کی چار رکعت فرض نماز چلی گئی تھی لیکن میں نے التحیات میں امام کو پالیا
اب ان چاروں کی ادائیگی کرتے ہوئے آخری دو رکعت میں فاتحہ پڑھوں یا خاموش رہوں، اور اپنے اندازے کے مطابق
خاموش رہوں اور رکوع میں چلا جاؤں، ایک امام صاحب نے مجھے ایسا کہا آخری دو رکعت میں امام کے پیچھے
فاتحہ بھی ضروری نہیں ہے

جزاکم اللہ خیرا کثیرا

مستفتی، ابن محمد سعید

03412805387

ایڈریس، اولڈ منظور آباد کالونی لانڈھی کراچی

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۳/۱۹۵۵
مورخہ

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔جب سورج غروب ہو جائے، اور مغرب کا وقت یقینی طور پر داخل ہو جائے، تو جلد روزہ افطار کرنا چاہیے، حضرت رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مغرب کا وقت داخل ہوتے ہی روزہ افطار فرمایا کرتے تھے، اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے امت کو بھی یہی تعلیم دی ہے، یہی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا معمول تھا، اسی پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل رہا، اور اس کے سنت ہونے میں چاروں ائمہ کرام کا اتفاق ہے۔ مغرب کا وقت داخل ہونے کے بعد افطار کو نماز کے بعد تک مؤخر کرنا خلافِ سنت اور اہلِ بدعت کا طریقہ ہے، اس سلسلے میں ذیل میں مختصر طور پر چند احادیث اور علمائے امت کے اقوال نقل کیے جاتے ہیں تاکہ مسئلہ واضح ہو سکے، چنانچہ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كان النبي (عليه السلام) أعجل الناس فطرا۔ الاستذكار (٣/ ٣٣٧)

ترجمہ: رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جلد روزہ افطار کیا کرتے تھے۔

۲۔۔۔: حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ افطار کیے بغیر نماز پڑھتے ہوں، چنانچہ روایت ہے کہ:

عن أنس، «أن النبي ﷺ كان لا يصـــلي، حتى يفطر، ولو بشـــربة من ماء»

مصنف ابن أبي شيبة (٢/ ٣٤٨)

ترجمہ: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس وقت تک نماز نہیں پڑھتے تھے جب تک افطار نہ کرتے، اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ سے افطاری کیوں نہ ہو۔

۳۔۔۔: صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت ہے، رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے افطار میں جلدی کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ:

«لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر» صحيح البخاري (٣/ ٣٧)

ترجمہ: لوگ اس وقت تک خیریت میں ہوں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں۔ (یعنی مغرب کا وقت ہوتے ہی افطار کر لیں)

۴۔۔۔: سنن ابن ماجہ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ افطار میں تاخیر کرنا یہودیوں کا کام ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

«لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ، عَجِّلُوا الْفِطْرَ؛ فَإِنَّ الْيَهُودَ يُؤَخِّرُونَ»

سنن ابن ماجه (١/ ٥٤١) بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ۔

Scanned by CamScanner

ترجمہ: لوگ اس وقت تک خیر اور بھلائی میں ہوں گے جب تک روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے، جلد روزہ افطار کیا کرو، کیونکہ یہودی دیر سے افطار کرتے ہیں۔

۵۔۔۔: سنن ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق سے حدیث قدسی ہے کہ:

قال رسول الله ﷺ: قال الله عز وجل: إن أحب عبادي إلي أعجلهم فطرا.

سنن الترمذي ت بشار (۲/ ۷۴)

ترجمہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو (مغرب کا وقت ہوجانے کے بعد) جلدی افطار کرتے ہیں۔

غرض اس سلسلہ میں بہت سی احادیث ہیں (جن کی تفصیل حوالہ جات میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے) جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب مغرب کا وقت ہوجائے، تو جلد افطار کرلینا چاہیے، نماز کے بعد تک افطار کو موٴخر کرنا خلافِ سنت ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ مذکورہ بالا روایت ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

حديث سهل بن سعد حديث حسن صحيح، وهو الذي اختاره أهل العلم من أصحاب النبي ﷺ وغيرهم: استحبوا تعجيل الفطر وبه يقول الشافعي، وأحمد، وإسحاق. (سنن الترمذي (۲/ ۷۴) باب ما جاء في تعجيل الإفطار)

یعنی افطار میں جلدی کرنے کے متعلق جو حدیث بیان ہوئی ہے، یہ حدیث صحیح ہے، اور اسی پر نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کا عمل رہا، اور یہی امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے، اگرچہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہاں دیگر ائمہ کا نام ذکر نہیں فرمایا، مگر دیگر ائمہ یعنی امام ابوحنیفہ، امام مالک اور دیگر فقہائے اہل سنت کا مذہب بھی یہی ہے کہ مغرب کا وقت ہوتے ہی افطار کیا جائے، نماز کے بعد تک افطار کو موٴخر نہ کیا جائے۔ حوالہ جات کے آخر میں چاروں مذاہب کی معتبر کتبِ فقہ سے بھی عبارات درج کی گئی ہیں۔

شارح صحیح مسلم علامہ نووی رحمہ اللہ مذکورہ بالا حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ:

فيه الحث على تعجيله بعد تحقق غروب الشمس ومعناه لا يزال أمر الأمة منتظما وهم بخير ما داموا محافظين على هذه السنة وإذا أخروه كان ذلك علامة على فساد يقعون فيه قوله --الخ شرح النووي على مسلم (۷/ ۲۰۸)

ترجمہ: اس حدیث میں غروب شمس کے بعد جلد افطار کرنے کی ترغیب ہے، اور مطلب یہ ہے کہ جب تک امت اس سنت پر عمل کرتی رہے گی، بگاڑ سے محفوظ رہے گی اور اگر افطار کو موٴخر کریں گے تو یہ علامت ہوگی کہ اب امت میں بگاڑ آنے والا ہے۔

جاری ہے---

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

أي موصوفين بخير كثير أو المراد بالخير ضد الشر والفساد " ما عجلوا الفطر " أي ما داموا على هذه السنة، ويسن تقديمه على الصلاة للخبر الصحيح به، قال التوربشتي: فإن في التعجيل مخالفة أهل الكتاب فإنهم يؤخرونه إلى اشتباك النجوم أي اختلاطها، ثم صار عادة لأهل البدعة في ملتنا اهـــ --- ثم رأيت التوربشتي قال: وهذه الخصلة التي لم يرضها رسول الله ﷺ ---وفيه أن متابعة الرسول هي الطريق المستقيم، من تعوج عنها فقد ارتكب المعوج من الضلال ولو في العبادة اهـــ ويؤيده ما صح أن الصحابة كانوا أعجل الناس إفطارا وأبطأهم سحورا (متفق عليه) وزاد أحمد: " وأخروا السحور ".

عبارت کا حاصل یہ ہے کہ: جب تک مسلمان جلد روزہ افطار کرتے رہیں گے، اس وقت تک خیر وفلاح میں ہوں گے، فتنہ وفساد اور بگاڑ سے دور ہوں گے، اور یہی سنت ہے، علامہ تورپشتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روزہ جلد افطار کرنے میں یہود ونصاریٰ کی مخالفت ہے، کیونکہ وہ تارے نظر آنے تک افطار کو مؤخر کرتے ہیں، اب یہ (افطار میں تاخیر) اہل بدعت کی عادت بن گئی ہے، اور جو لوگ اپنے نفس کی اصلاح کیلئے مغرب کی نماز کے بعد تک افطار کو مؤخر کرتے ہیں، ان کا یہ عمل بھی پسندیدہ نہیں ہے، کیونکہ رسول کریم ﷺ نے افطار میں تاخیر کو پسند نہیں فرمایا، اور سنت کا اتباع ہی سیدھا راستہ ہے، پھر فرمایا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ افطاری میں جلدی کرتے تھے، اور سحری دیر سے کیا کرتے تھے۔

مصنف ابن عبد الرزاق میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول بیان کیا گیا ہے کہ:

فَكَانَ يُوضَعُ طَعَامُهُ، ثُمَّ يَأْمُرُ مُرَاقِبًا يُرَاقِبُ الشَّمْسَ، فَإِذَا قَالَ: وَجَبَتْ قَالَ: «كُلُوا» قَالَ: ثُمَّ كُنَّا نُفْطِرُ قَبْلَ الصَّلَاةِ۔ مصنف عبد الرزاق الصنعاني (٤/ ٢٢٧)

ترجمہ: راوی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کھانا رکھا جاتا تھا، حضرت ایک شخص کو سورج دیکھنے کا فرماتے، جب وہ شخص سورج کے غروب ہو جانے کی خبر دیتا تو حضرت روزہ افطار کرنے کا حکم فرماتے، راوی کا کہنا ہے کہ ہم نماز سے پہلے ہی افطار کر لیتے تھے۔

ان احادیث اور علمائے کرام کی تشریحات سے یہ ثابت ہوا کہ سنت طریقہ یہی ہے کہ جب مغرب کا وقت ہو جائے تو جلد روزہ افطار کیا جائے، اس کے بعد نماز ادا کی جائے، صحابہ کرام کا یہی معمول رہا، اور اسی پر چاروں ائمہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اتفاق ہے، بلا کسی وجہ کے افطار کو نماز کے بعد تک مؤخر کرنا خلافِ سنت ہونے کے ساتھ ساتھ یہود ونصاریٰ کی مشابہت اور فساد اور بگاڑ کی علامت ہے۔ مزید تفصیل حوالہ جات میں ملاحظہ فرمائیں۔

جاری ہے---

Scanned by CamScanner

سوال میں آپ نے جس شخص کا حوالہ دیا ہے، کہ وہ صحیح مسلم کی ایک حدیث سے استدلال کرتے ہوئے نماز مغرب کے بعد افطاری کے سنت ہونے کا دعوی کرتا ہے، تو شخص مذکور کی یہ بات بالکل غلط ہے، صحیح مسلم کی کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ رسول کریم ﷺ نماز مغرب کے بعد روزہ افطار کرتے تھے، اس سلسلے میں شخص مذکور کو صحیح مسلم کی حدیث سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے، صحیح مسلم میں اس سلسلے میں جو حدیث دو اسناد کے ساتھ مختلف الفاظ سے مروی ہے وہ حسب ذیل ہے:

١-----عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ، عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدُهُمَا «يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ»، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ " قَالَ: قُلْنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ: «كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى

٢-----وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ، عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ: رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ، أَحَدُهُمَا «يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ» وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، فَقَالَتْ: مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللهِ، فَقَالَتْ: «هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ»

دونوں احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو عطیہ رحمہ اللہ اور حضرت مسروق رحمہ اللہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے نبی کریم ﷺ کے دو صحابہ کے مختلف معمولات بیان کیے، ایک کا معمول یہ ہے کہ وہ افطار بھی جلدی کرتے ہیں، اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں (یعنی جلد افطار کرتے ہیں) اور دوسرے صحابی کا معمول یہ ہے کہ وہ افطار بھی دیر سے کرتے ہیں، اور نماز بھی دیر سے پڑھتے ہیں۔ ان میں سے کون سے صحابی کا عمل درست ہے۔۔؟ تو ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے پوچھا کہ کون جلد افطار کرتا ہے، اور جلد نماز پڑھتا ہے۔۔۔؟ تو حضرت مسروق نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالی عنہ) ایسا کرتے ہیں، اس پر حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

ان دونوں احادیث سے کہیں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ رسول کریم ﷺ نماز مغرب کے بعد افطار کرتے تھے، بلکہ ان احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک صحابی جلد افطار کرلیتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جلدی نماز ادا کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے صحابی دیر سے افطار کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نماز بھی دیر ادا ہوتی ہے، اس پر حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے صحابی کے عمل کو سنت کے مطابق قرار دیا ہے، ان احادیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دوسرے صحابی نماز کے بعد افطار کرتے تھے۔

نیز جب احادیث میں صراحۃً مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کا معمول جلد افطار کرنے کا تھا، اور خود آپ ﷺ نے امت کو جلد افطار کرنے کی ترغیب دی ہے، تو احادیث کے اس قدر عظیم ذخیرے اور اہل سنت والجماعت کے متفقہ موقف کے خلاف خود اپنی طرف سے اپنی سوچ کے مطابق ایک نیا مسئلہ پیدا کرنا اور اس کو حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کرنا بالکل غلط ہے، ایسے شخص کی بات نہ سنی جائے، کیونکہ یہ شخص ایسے عمل کی ترغیب دے رہا ہے، جس میں مسلمانوں کا دنیا وآخرت کا نقصان ہے جیسا کہ درج بالا احادیث سے واضح ہوا۔ مزید تفصیل حوالہ جات میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے

(۲)۔۔۔ چار رکعت فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے، اس لئے مسئولہ صورت میں آپ کیلئے مستحب یہ ہے کہ آپ سورۃ فاتحہ پڑھیں، اور اگر کچھ دیر (ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار) خاموش کھڑے رہ کر رکوع کرلیں تو بھی نماز ادا ہوجائیگی۔ (کذا فی احسن الفتاوی جلد۳ص۷۱)

دار الافتاء

صحیح البخاری (۳/۳۶)

باب تعجيل الإفطار:

حدثنا عبد الله بن يوسف، أخبرنا مالك، عن أبي حازم، عن سهل بن سعد: أن رسول الله ﷺ، قال: «لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر»

حدثنا أحمد بن يونس، حدثنا أبو بكر، عن سليمان، عن ابن أبي أوفى رضي الله عنه، قال: كنت مع النبي ﷺ في سفر، فصام حتى أمسى قال لرجل: «انزل فاجدح لي» قال: لو انتظرت حتى تمسي؟ قال: «انزل فاجدح لي، إذا رأيت الليل قد أقبل من ها هنا، فقد أفطر الصائم»

صحیح مسلم (۲/۷۷۱)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ»

جاری ہے---

Scanned by CamScanner

صحیح مسلم (۲/۷۷۰)

٩ – بَابُ فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ، وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ، عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدُهُمَا «يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ»، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ " قَالَ: قُلْنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ: «كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى

صحیح مسلم (۲/۷۷۲)

وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ، عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ: رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ، أَحَدُهُمَا «يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ»، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، فَقَالَتْ: مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللهِ، فَقَالَتْ: «هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ»

سنن ابن ماجہ (۱/۵۴۱)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ، عَجِّلُوا الْفِطْرَ؛ فَإِنَّ الْيَهُودَ يُؤَخِّرُونَ»

سنن الترمذی ت بشار (۲/۷۳)

باب ما جاء في تعجيل الإفطار

حدثنا محمد بن بشار، قال: حدثنا عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان، عن أبي حازم (ح) وأخبرنا أبو مصعب، قراءة عن مالك، عن أبي حازم، عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ: لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر.

سنن الترمذی ت بشار (۲/۷۵)

حدثنا هناد، قال: حدثنا أبو معاوية، عن الأعمش، عن عمارة بن عمير، عن أبي عطية، قال: دخلت أنا ومسروق على عائشة، فقلنا: يا أم المؤمنين، رجلان من أصحاب النبي ﷺ أحدهما يعجل الإفطار، ويعجل الصلاة، والآخر يؤخر الإفطار، ويؤخر الصلاة، قالت: أيهما يعجل الإفطار ويعجل

جاری ہے---

Scanned by CamScanner

هذا حديث متفق على صحته، أخرجه مُحَمَّد، عن عبد الله بن يوسف، عن مالك، وأخرجه مسلم، عن يحيى بن يحيى، عن عبد العزيز بن أبي حازم، عن أبيه. والعمل على هذا عند أهل العلم، استحبوا تعجيل الفطر بعدما تيقن غروب الشمس، قال عبد الكريم بن أبي المخارق: من عمل النبوة تعجيل الفطر، والاستيناء بالسحور.

شرح صحيح البخاري لابن بطال (١٠٣/٤)

باب تَعْجِيلِ الإِفْطَارِ

/ ٥٢ - فيه: سَهْلِ، قَالَ عليه السلام: (لا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ) . / ٥٣ - وفيه: ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: (كُنْتُ مَعَ النَّبِيّ، عليه السلام، فِي سَفَرٍ، فَصَامَ حَتَّى أَمْسَى، قَالَ لِرَجُلٍ: (انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي) ، قَالَ: لَوِ انْتَظَرْتَ حَتَّى تُمْسِيَ، قَالَ: (فانْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، إِذَا رَأَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ) . قال المهلب: إنما حض عليه السلام على تعجيل الفطر لئلا يزاد فى النهار ساعة من الليل، فيكون ذلك زيادة فى فروض الله، ولأن ذلك أرفق بالصائم وأقوى له على الصيام، وقد روى مُحَمَّد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله: (لا يزال الدين ظاهرًا ما عجل الناس الفطر لأن اليهود يؤخرون) . وقال عمرو بن ميمون الأودى: كان أصحاب مُحَمَّد أسرع الناس فطرًا، وأبطأهم سحورًا. وقال سعيد بن المسيب: كتب عمر إلى أمراء الأجناد: لا تكونوا مسبوقين بفطركم، ولا منتظرين لصلاتكم اشتباك النجوم، وروى عبد الرزاق عن ابن جريج، قال: (سمعت عروة بن عياض يخبر عبد العزيز بن عبد الله أنه يؤمر أن يفطر قبل أن يصلى ولو على حسوة) . وروى أيضًا عبد الرزاق عن صاحب له، عن عوف، عن أبي رجاء قال: (كنت أشهد ابن عباس عند الفطر فى رمضان، فكان يوضع له طعامه، ثم يأمر مراقبًا يراقب الشمس، فإذا قال: قد وجبت، قال: كلوا، ثم قال: كنا نفطر قبل الصلاة)

الاستذكار (٢٨٨/٣)

قال أبو عمر أجمع العلماء على أنه إذا حلت صلاة المغرب فقد حل الفطر للصائم فرضا وتطوعا وأجمعوا أن صلاة المغرب من صلاة الليل والله - عز وجل - يقول و (أتموا الصيام إلى الليل) البقرة ١٨٧

حدثنا سعيد بن نصر وعبد الوارث بن سفيان قالا حدثنا قاسم بن أصبغ قال

Scanned by CamScanner

حدثنا أحمد بن زهير ومُحَّد بن إسماعيل قالا حدثنا الحميدي قال حدثنا سفيان قال حدثنا هشـــام بن عروة قال أخبرني أبي قال سمعت عاصـــم بن عمر بن الخطاب يحدث عن أبيه قال قال رســـول الله ﷺ إذا أقبل الليل من ها هنا وأدبر النهار من ها هنا وغربت الشمس فقد أفطر الصائم

الاستذكار(٣/٣٣٦)

ولا معنى لطلب الفضـل في الوصـال إلى السـحر على مذهب من أراد ذلك لقوله ﷺ لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر...وقالت عائشـــة كان النبي (عليه السلام) أعجل الناس فطرا

المنتقى شرح الموطا(٢/٤٢)

[مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْفِطْرِ]

(ش) : قَوْلُهُ «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ» يُرِيدُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ فِي أَمْرِ دِينِهِمْ مَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَلَى سُـــنَّةٍ وَسَـــبِيلٍ، وَتَعْجِيلُ الْفِطْرِ أَنْ لَا يُؤَخَّرَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّـمْسِ عَلَى وَجْهِ التَّشَـدُّدِ وَالْمُبَالَغَةِ وَاعْتِقَادِ أَنَّهُ لَا يُجْزِئُ الْفِطْرُ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ عَلَى حَسَبَ مَا تَفْعَلُهُ الْيَهُودُ، وَأَمَّا مَنْ أَخَّرَ فِطْرَهُ بِاخْتِيَارِهِ لِأَمْرٍ عَنَّ لَهُ مَعَ اعْتِقَادِهِ أَنَّ صَوْمَهُ قَدْ كَمُلَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّـمْسِ فَلَا يُكْرَهُ لَهُ ذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ مَالِكٍ فِي الْمَجْمُوعَةِ.

شرح النووي على مسلم(٧/٢٠٨)

[١٠٩٨] قوله ﷺ (لايزال الناس بخير ما عجلوا الفطر) فيه الحث على تعجيله بعد تحقق غروب الشـــمس ومعناه لا يزال أمر الأمة منتظما وهم بخير ما داموا محافظين على هذه السـنة وإذا أخروه كان ذلك علامة على فســاد يقعون فيه قوله (لا يألوا عن الخير) أي لا يقصر عنه

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح(٣/١٣٨١)

(وعن سهل قال: قال رسول الله - ﷺ: " لا يزال الناس بخير ") أي موصوفين بخير كثير أو المراد بالخير ضد الشر والفساد " ما عجلوا الفطر " أي ما داموا على هذه السـنة، ويسـن تقديمه على الصلاة للخبر الصحيح به، قال التوربشـتي: فإن في التعجيل مخالفة أهل الكتاب فإنهم يؤخرونه إلى اشـتباك النجوم أي اختلاطها، ثم صـار عادة لأهل البدعة في ملتنا اهـ قال بعض علمائنا: ولو أخر لتأديب النفس ومواصلة العشائين بالنفل غير معتقد وجوب التأخير لم يضـره ذلك، أقول بل يضـره حيث يفوته السـنة، وتعجيل الإفطار بشربة ماء لا ينافي التأديب والمواصلة، مع أن التحصيل إظهار العجز المناسب

دار الإفتاء

Scanned by CamScanner

للعبودية ومبادرة إلى قبول الرخصة من الحضرة الربوبية، ثم رأيت التوربشتي قال: وهذه الخصلة التي لم يرضها رسول الله - ﷺ - وأقول: يشابه هذا التأخير تقدم صوم يوم أو يومين على صوم رمضان، وفيه أن متابعة الرسول هي الطريق المستقيم، من تعوج عنها فقد ارتكب المعوج من الضلال ولو في العبادة اهـ ويؤيده ما صح أن الصحابة كانوا أعجل الناس إفطارا وأبطأهم سحورا (متفق عليه) وزاد أحمد: " وأخروا السحور ".

الدر المختار (س) (٢/٤١٩)

ويستحب السحور وتأخيره وتعجيل الفطر لحديث «ثلاث من أخلاق المرسلين: تعجيل الإفطار، وتأخير السحور، والسواك»

بداية المجتهد ونهاية المقتصد (٢/٦٩)

[سُنَنُ الصَّوْمِ]

وَأَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ مِنْ سُنَنِ الصَّوْمِ تَأْخِيرَ السُّحُورِ وَتَعْجِيلَ الْفِطْرِ لِقَوْلِهِ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ -: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَأَخَّرُوا السَّحُورَ»

دار الإفتاء

التاج والإكليل لمختصر خليل (٣/٣٠٣)

(وَتَعْجِيلُ فِطْرٍ وَتَأْخِيرُ سُحُورٍ) الرِّسَالَةُ: مِنْ السُّنَّةِ تَعْجِيلُ الْفِطْرِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ.

الأم للشافعي (٢/١٠٦)

(قَالَ الشَّافِعِيُّ) : وَأُحِبُّ تَعْجِيلَ الْفِطْرِ وَتَرْكَ تَأْخِيرِهِ وَإِنَّمَا أَكْرَهُ تَأْخِيرَهُ إذَا عَمَدَ ذَلِكَ كَأَنَّهُ يَرَى الْفَضْلَ فِيهِ

المغني لابن قدامة (٣/١٧٤)

[الفصل الثاني في تعجيل الفطر]

(٢١٢٩) الفصل الثاني، في تعجيل الفطر وفيه أمور ثلاثة؛ أحدها، في استحبابه. وهو قول أكثر أهل العلم؛ لما روى سهل بن سعد الساعدي، أن النبي - ﷺ - قال: «لا تزال أمتي بخير ما عجلوا الفطر» . متفق عليه. وعن أبي عطية، قال: «دخلت أنا ومسروق على عائشة، فقال مسروق: رجلان من أصحاب رسول الله - ﷺ - أحدهما يعجل الإفطار ويعجل المغرب، والآخر يؤخر الإفطار ويؤخر المغرب؟ قالت: من الذي يعجل الإفطار ويعجل المغرب؟ قال: عبد الله. قالت: هكذا كان رسول الله - ﷺ - يصنع. رواه» مسلم. وعن أبي هريرة قال: قال رسول الله - ﷺ -: «يقول الله تعالى: أحب عبادي إلي أسرعهم فطرا» . قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب.

Scanned by CamScanner

وقال أنس: «ما رأيت رسول الله – ﷺ – يصلي حتى يفطر، ولو على شربة من ماء» . رواه ابن عبد البر. الثاني: فيما يفطر عليه يستحب أن يفطر على رطبات، فإن لم يكن فعلى تمرات، فإن لم يكن فعلى الماء؛ لما روى أنس، قال: «كان رسول الله – ﷺ – يفطر على رطبات قبل أن يصلي، فإن لم يكن فعلى تمرات، فإن لم يكن تمرات حسا حسوات من ماء.» رواه أبو داود، والأثرم، والترمذي، وقال: حديث حسن غريب.

حاشية ابن عابدين(س)(١/٥١١)

اعلم أنهم اتفقوا في ظاهر الرواية على أن قراءة الفاتحة أفضل، وعلى أنه لو اقتصر على التسبيح لا يكون مسيئا. وأما لو سكت فصرح في المحيط بالإساءة --- وصرح غيره بالتخيير بين الثلاثة في ظاهر الرواية وعدم الإساءة بالسكوت. قال في البدائع والصحيح جواب ظاهر الرواية لما روينا عن علي وابن مسعود رضي الله تعالى عنهما أنهما كانا يقولان المصلي بالخيار في الأخريين، إن شاء قرأ، وإن شاء سكت، وإن شاء سبح، وهذا باب لا يدرك بالقياس، فالمروي عنهما كالمروي عن النبي ﷺ اهـ. وفي الخانية: وعليه الاعتماد وفي الذخيرة هو الصحيح من الرواية. ورجح ذلك في الحلية بما لا يزيد عليه فارجع إليه.------------------------واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حسین احمد سیف

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

١٨/رمضان المبارک/١٤٣٩ھ

٣/جون/٢٠١٨ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

١٨/٩/١٤٣٩ھ

03-06-2018

الجواب صحیح

١٨/٩/١٤٣٩ھ

دار الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی — فتوی نمبر ٩٣/١٩٨٥ — ١٩/٩/١٤٣٩ — ٢٠١٨/٦/...

مفتی — جامعہ دارالعلوم کراچی

Scanned by CamScanner